فکرونظر.......... اسلام آباد   جلد: ۴۲، ۴۳   شمارہ: ۴، ۱

کتاب : بدایة المجتهد و نهایة المقتصد

مصنف : علامہ ابن رُشد القرطبیؒ

مترجم : ڈاکٹر عبیداللہ فہد فلاحی

ناشر : دارالتذکیر، رحمٰن مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور

سال اشاعت : ۲۰۰۵ء

صفحات : ۱۲۴۰

قیمت : ۷۰۰ روپے (مجلد)

تبصرہ نگار : ڈاکٹر محمد طاہر منصوری ☆

قاضی ابوالولید محمد بن احمد ابن رشد (متوفی ۵۹۵ھ) کی کتاب **بدایة المجتهد ونهایة المقتصد** فقہ اسلامی کی ایک شہرہ آفاق کتاب ہے۔ اس میں تمام فقہاء کی آراء اور دلائل بہت مؤثر انداز میں پیش کئے گئے ہیں۔ گو کہ ابن رشد مسلکی اعتبار سے مالکی ہیں تاہم انہوں نے فقہی آراء کو نقل کرنے میں کسی تعصب سے کام نہیں لیا۔ انہوں نے فقہی آراء کا تجزیہ ایک نہایت موضوعی انداز میں کیا ہے۔ اس طرح یہ کتاب فقہ اسلامی کے ایک مستند اور قابل اعتماد حوالے کی حیثیت رکھتی ہے۔

ماضی میں اس کے مختلف حصوں کے اردو میں ترجمے ہوئے ہیں۔ پاکستان کی بعض جامعات میں **بدایة المجتهد** کے بعض حصے مثلاً کتاب النکاح وغیرہ ایم-اے اسلامیات کے نصاب میں شامل کیے گئے ہیں۔ چنانچہ ان حصوں کے تراجم بازار میں دستیاب ہیں۔ انگریزی میں اس کا ترجمہ فقہ اسلامی کے معروف اسکالر جناب عمران نیازی صاحب نے کیا ہے۔ یہ ترجمہ برطانیہ سے ۱۹۹۶ء میں شائع ہوا ہے۔ زیر نظر ترجمہ ڈاکٹر عبید اللہ فہد فلاحی صاحب نے کیا ہے جو علوم دینیہ کے ایک معروف اسکالر ہیں۔ کتاب کی طباعت بہت خوبصورت اور دیدہ زیب ہے۔ زیر بحث موضوعات کو بہت مؤثر انداز میں ابواب،فصول اور مسائل جیسے عنوانات کے تحت تقسیم کیا گیا ہے۔ آیات و احادیث کو نمایاں خط میں لکھا گیا ہے۔ ہر نیا موضوع ''کتاب'' کے عنوان سے نئے صفحے سے شروع کیا گیا ہے جیسے کتاب الطھارۃ، کتاب الوضوء، کتاب التیمم وغیرہ۔ ہر کتاب کے تحت متعلقہ ابواب کی فہرست دے دی گئی ہے۔ یہ گویا زیر بحث موضوعات و مباحث کا اجمالی تعارف ہے۔ کتاب کی طرح ہر باب بھی نئے

صفحے سے شروع ہوتا ہے۔ فصول اور مسائل نمایاں فانٹ سائز میں لکھے گئے ہیں۔ کتاب کی اس داخلی تنظیم و ترتیب نے قاری کے لیے اس کتاب کو انتہائی پرکشش اور قابل مطالعہ و استفادہ بنا دیا ہے۔ ترجمے کی زبان بحیثیت مجموعی آسان اور قابل فہم ہے۔ عربی عبارتوں کو پوری علمی دیانت داری کے ساتھ اردو میں منتقل کیا گیا ہے۔ ترجمہ عموما درست ہے اور اصل کتاب کی صحیح ترجمانی کرتا ہے، تاہم بعض مقامات پر مترجم کو عبارت کا مفہوم سمجھنے میں غلطی ہوئی ہے۔ جس کی وجہ سے ترجمہ غلط ہوگیا ہے۔ اسی طرح بعض مقامات پر ترجمے کی زبان بہت گنجلک، دشوار اور عام قاری کے لیے ناقابل فہم ہے۔ کتاب میں املائی و طباعتی غلطیاں لاتعداد ہیں۔ آیات و احادیث لکھنے میں بھی مناسب احتیاط نہیں برتی گئی۔ ذیل میں ان امور کی مختصراً نشاندہی کی جاتی ہے۔

اولا: ترجمے کی غلطیاں

- صفحہ ۷۸۳ پر ''بیع ربا'' کے ضمن میں ایک حدیث نقل کی گئی ہے۔

''الا إن ربا الجاهلية موضوع و أول ربا اضعه ربا العباس بن عبدالمطلب والثانی ضع و تعجل''

اس کا ترجمہ اس طرح کیا گیا ہے:

''سو جاہلیت کا سود ختم کیا جاتا ہے۔ میں سب سے پہلے عباس ابن عبدالمطلب کا سود معاف کرتا ہوں۔ دوسرے مرحلے پر تم بھی اسے معاف کرو اور فوری طور پر اسے ختم کر دو۔''

کتاب میں مذکورہ عبارت کو ایک مکمل حدیث کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ دو الگ الگ حدیثیں ہیں۔ مذکورہ عبارت کے موخر الذکر حصے کا تعلق حضرت عبداللہ ابن عباس سے نہیں، بلکہ بنی نضیر سے ہے۔ اس کا پس منظر یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جب بنی نضیر کو مدینہ سے جلا وطن کیا تو انکے سرداروں نے رسالت مآب ﷺ سے کہا کہ ان کے لوگوں پر قرضے واجب الادا ہیں جن کی مہلت ادائیگی میں ابھی وقت ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے کہا: **ضعوا و تعجلوا** ''قرض میں کمی کرو اور جلد وصول کرو'' **بداية المجتهد**'' میں لفظ '' **والثانی**'' کا تعلق باب کے شروع کی عبارت سے ہے جس میں کہا گیا ہے۔

فأماالربا فيما تقرر فی الذمة صنفان صنف متفق عليه وهوربا الجاهلية...... والثانی

ضع و تعجل.

- ص۸۰۳: "نهيه عن المعاومة و عن بيعتين فى بيعة و عن بيع و شرط و عن بيع و سلف" (آپ ﷺ نے سال بھر کے لیے لین دین کرنے سے، ایک بیعت میں دو بیعت کرنے سے، ایک بیع اور شرط کا معاملہ کرنے سے، بیع اور سامان کا سود اکرنے سے منع فرمایا ہے)۔

درست ترجمہ یہ ہے:

''آپ ﷺ نے درختوں کا پھل اگلے کئی سالوں کے لیے فروخت کرنے، ایک سودے میں دو سودے کرنے، شرط کے ساتھ بیع کرنے اور بیع اور قرض کو ایک معاہدے میں جمع کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

- ص ۸۱۴: لايحل سلف وبيع ''سامان اور بیع کا ایک ساتھ معاملہ کرنا جائز نہیں''

درست ترجمہ یہ ہے:

''قرض اور بیع کا ایک ساتھ معاملہ کرنا جائز نہیں۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ''سلف'' کا ترجمہ کتاب میں ہر جگہ سامان کیا گیا ہے۔ سلف کا لفظ عربی میں سامان کے معنوں میں استعمال نہیں ہوتا۔

- ص ۹۷۹: "و ان مات الذي ابتاعه فصاحب المتاع أسوة الغرماء (اگر خریدار مر گیا ہو تو سامان قرض خواہوں کے لیے سامان تسلی ہے)

درست ترجمہ یہ ہے:

'' اگر خریدار وفات پا جائے تو مال کا مالک دیگر قرض خواہوں کے برابر تصور ہوگا'' (یعنی اس مال میں اس کا حق باقی قرض خواہوں کی طرح ہوگا)

- ص ۸۱۹:" وفقهاء الأمصار على ان هذا البيع يكره وان وقع مضى لأنه سوم على بيع لم يتم" اس کا ترجمہ یوں کیا گیا ہے۔

'' فقہاء اس بیع کو مکروہ تصور کرتے ہیں اگرچہ دستخط ہو چکے ہوں''

اس کا درست ترجمہ یہ ہے:

''فقہاء کے نزدیک یہ بیع مکروہ ہے تاہم اگر عقد ہو جائے تو اسے باقی رکھا جائے گا (مکروہ ہونے کی) وجہ یہ ہے کہ یہ سودے پر سودا کرنا ہے جب کہ ابھی پہلا مکمل نہیں

ہوا۔'' واضح رہے کہ فقہاء کے ہاں ''وقع'' کا لفظ دستخط کرنے کے معنی میں کبھی استعمال نہیں ہوا۔ یہ جدید استعمال ہے۔

- کتاب میں "فضولي" کا ترجمہ ''درمیانی شخص'' کیا گیا ہے جب کہ یہ ایک خودساختہ ایجنٹ ہے جو مالک (اصل) کے لیے اسکی جازت کے بغیر خریدوفردخت کرتا ہے۔
- ص ۸۲۰: **لا يجوز أن يبيع أهل القرى لأهل العمود المتنقلين** ''دیہات کے لوگوں کے خیمہ برداروں سے خرید وفروخت کرنا جائز نہیں''

ہمارے خیال میں خیمہ بردار کے مقابلے میں خانہ بدوش زیادہ عام، فہم لفظ ہے یعنی ''دیہات کے لوگوں کے لیے خانہ بدوشوں کی طرف سے (ایجنٹ بن کر) اشیاء بیچنا جائز نہیں''

- کتاب میں غرر کا ترجمہ دھوکہ کیا گیا ہے ہمارے خیال میں غرر میں غیر یقینیت کا مفہوم غالب ہے۔ لہٰذا **بیوع الغرر** کا ترجمہ دھوکے کے سودے کی بجائے ''غیر یقینی امور پر مشتمل سودے'' زیادہ درست ہوگا۔
- ص ۴۹۶۔ "**اقتلوا شيوخ المشركين واستحيوا شرخهم**" اس حدیث کا ترجمہ یوں کیا گیا ہے: ''مشرک بوڑھوں کو قتل کر دو اور ان کے دوسرے ہم عمر لوگوں کو چھوڑ دو''۔

درست ترجمہ یہ ہے:

''مشرکین کے بڑی عمر کے لوگوں کو قتل کر دو اور ان کے نابالغ افراد کو چھوڑ دو''۔

- "**من السحت كسب الحجّام**" اس کا ترجمہ یوں کیا گیا ہے: ''پچھنا لگانے کی کمائی باعث عار و ذلت ہے''۔

"**السحت**" کا یہاں درست ترجمہ ناپاکیزہ اور خبیث ہے۔ یعنی پچھنا لگانے کی کمائی ناپاکیزہ اور خبیث کمائی ہے۔

ثانیا: گنجلک اسلوب تعبیر

- بعض مقامات پر ترجمے کی زبان گنجلک دشوار اور ناقابل فہم ہے۔ کئی عربی الفاظ کو بعینہ اردو میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ کئی عبارتوں کا محض لفظی ترجمہ کیا گیا ہے۔ اس طرح ترجمہ شدہ عبارت پر عربی زبان کا رنگ غالب آگیا ہے۔
- مثلاً: ص ۷۷۵: ''اس طرح یہ بحث چھ حصوں میں منقسم ہونے پر مجبور ہے۔''

- ص ۹۹۱: محال کا ترجمہ قرض خواہ کی بجائے غریم کیا گیا ہے۔ یہ اردو میں مستعمل نہیں۔
- کئی اصطلاحات کا ترجمہ نہیں کیا گیا جیسے ملاقیح، مضامین اور انہیں اسی طرح لکھ دیا گیا ہے۔ (ص ۸۰۳)
- صفحہ ۸۱۵ پر عبارت کا ترجمہ یوں ہے

''مسلک مالکی میں ان چاروں اصناف میں واضح فرق کرنا بڑا دشوار کام ہے۔ بہت سے فقہاء نے اس کی کوشش کی ہے۔ ان تمام کا تعلق اور اصل بیع کی صحت کو متاثر کرنے والی دونوں اصناف ربا اور غرر کی شرائط سے ہے کہ ان کی کثرت ہے یا قلت ہے یا درمیانی درجے کی موجودگی ہے یا ان شرائط سے ملکیت میں کس قدر نقص واقع ہوتا ہے۔ جس میں ان اشیاء کا دخول کثرت سے ہوگا وہ بیع باطل ہوگی اور شرط بھی۔ جس میں ان اشیاء کی شمولیت بطور شرط قلیل ہوگی وہ بیع اور اس کی شرط جائز ہوگی اور جس میں ان کا داخلہ درمیانی درجے کا ہوگا ان میں شرط باطل اور بیع درست ہوگی۔''

ہمارے خیال میں اس ترجمے کو اس طرح مزید رواں اور سہل بنایا جاسکتا ہے۔

''مالکی مسلک میں ان اقسام کے درمیان واضح فرق کرنا ایک مشکل کام ہے۔ اگرچہ بہت سے فقہاء نے اس کی کوشش کی ہے۔ اس فرق کا تعلق بیع کو فاسد کرنے والے دو عناصر: ''ربا اور غرر'' کے ان شرائط میں عمل دخل اور اس کی کیفیت و نوعیت سے ہے کہ آیا عمل دخل بہت زیادہ ہے یا اوسط درجے کا ہے یا بہت ہی کم، اگر بیع میں ان عناصر (ربا اور غرر) کا عمل دخل بطور شرط بہت زیادہ ہو تو یہ بیع اور شرط دونوں کو باطل کر دے گا۔ اور اگر کم ہو تو اس سے بیع اور شرائط دونوں جائز قرار پائیں گے اور اگر یہ عمل دخل اوسط درجے کا ہو تو اس سے شرط تو باطل ہو جائے گی لیکن بیع درست رہے گی۔''

- صفحہ ۸۰۳: ''سامان میں دھوکہ ناواقفیت کی جہت سے مختلف شکلوں میں ہوتا ہے یا تو عقد کردہ شے کی تعین سے ناواقفیت ہوتی ہے یا خود عقد کے تعین سے نا آشنائی ہوتی ہے یا قیمت اور بدلے میں دی جانے والی چیز کی صنعت سے عدم آگہی یا اس کی مقدار اور مدت سے ناواقفیت یا فروخت کردہ چیز کے وجود سے نا آگہی اس پر قابو پانے کی دشواری سبب بن جاتی ہے۔ آخر الذکر کا تعلق حوالگی کی معذوری سے ہے''۔ یہ ترجمہ آسان اور قابل فہم اس طرح بنایا جاسکتا ہے۔

''معاہدات بیع میں غرر ابہام اور لاعلمی کی شکل میں واقع ہوتا ہے۔ اس ابہام اور لاعلمی کا تعلق کئی امور سے ہوتا ہے۔ مثلا مبیع کے تعین کے بارے میں لاعلمی، خود معاہدے کے اندر ابہام، ثمن اور مبیع کے ضروری اوصاف سے لاعلمی،اس کی مقدار اور وقت ادائیگی، اگر ادائیگی اور سپردگی مؤخر ہو، کے بارے میں ابہام ، مبیع کے وجود کے بارے میں ابہام اور غیر یقینیت، بائع کی اس چیز کو مشتری کے سپرد کرنے کی صلاحیت کے بارے میں ابہام، اس چیز کے باقی رہنے کے بارے میں ابہام۔''

اس طرح کی متعدد اردو عبارتیں ہیں جو قاری تک کتاب کا اصل مفہوم مؤثر انداز میں منتقل نہیں کرتیں۔ ایسی عبارتوں کو تھوڑی سے محنت اور توجہ کے ساتھ بامعنی بنایا جاسکتا ہے۔

ثالثا: طباعتی و املائی غلطیاں

جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے کہ کتاب پروف کی اغلاط سے بھری ہوئی ہے۔یہ اغلاط آیات و احادیث میں بھی نظر آتی ہیں۔ کچھ مثالیں درج ذیل ہیں۔

- ص ۵۱: اللہ تعالیٰ کوئی نماز بغیر وضو کے قبول نہیں کرتا نہ کوئی ایسا صدقہ قبول کرتا ہے حتی کہ وہ وضو کرے۔
- ص ۵۱: اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز قبول نہیں کرتا جس سے چھوٹی نجاست سرزد ہوئی ہو جس میں خیانت شامل ہو۔
- ص ۵۴: إذا استيقظ (ق پر پیش دیا گیا ہے)
- ص ۷۵: فكلوا مما أمسكن (س پر پیش دیا گیاہے)
- ص ۱۳۲: بوجوهكم (ھ پر زبر کی علامت ہے)
- ص ۱۳۶: إذا ربغ (حدیث کا لفظ دبغ ہے)
- ص ۱۵۸: فيح جهنم (ف کے نیچے زیر کی علامت دی گئی ہے)
- ص ۳۲۸: فاذا كبر فكبروا (فکبروا کی ب پر زبر کی علامت ہے)
- ص ۵۲۵: فكفّارته طعام عشرة مساكين (قرآن میں إطعام عشرة مساكين کے الفاظ میں)۔

- ص ۶۳۷: والباكر تستأمرو
- ص ۶۷۵: لايجمع بين المرداة وعمتها
- ص ۶۸۹: خدی مایکزیک وولدک یالمعروف
- ص ۶۹۵: أحق الشروط أن يوفى به بالستحلتم
- ص ۶۹۹: وأخصوا العدة
- ص۷۰۲: فتلک العدة الستی أمر الله
- ص ۷۳۷: فإذا ذهب عنک قدرها غسلی الرم
- ص ۷۸۰: حرمت الشهوم عليهم
- ص ۷۸۴: والشعير بالشعير ربا
- ص ۹۶۷: له غنمه وعليه عزمه

اس طرح کی لاتعداد املائی اور طباعتی غلطیاں ہیں جو کتاب میں جگہ جگہ نظر آتی ہیں۔ ضروری ہے کہ ان غلطیوں کو درست کیا جائے۔اسی طرح بعض مقامات پر ترجمے کو رواں اور سہل بنانے کی ضرورت ہے۔ کتاب میں بہت سی فقہی اصطلاحات کو بغیر ترجمے کے چھوڑ دیا گیا ہے۔ اگر متعلقہ جگہ پر ان کا ترجمہ ممکن نہیں ہے تو کتاب کے آخر میں فقہی اصطلاحات کی فہرست مناسب تشریح و توضیح کے ساتھ دی جاسکتی ہے۔ اس سے کتاب کی افادیت میں اضافہ ہوجائے گا۔ ان ملاحظات کی روشنی میں اگلے ایڈیشن کو بہتر بنایا جاسکتا ہے۔ مجموعی طور پر یہ ترجمہ فقہ سے شغف رکھنے طلبہ اور محققین کے لیے انتہائی مفید علمی کام ہے اور اردو میں موجود فقہی ادب میں ایک گراں قدر اضافہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر عبیداللہ فلاحی صاحب کی اس محنت کو قبول فرمائے اور انکے علم و دانش میں مزید برکت عطا کرے۔آمین